بشارت دی کہ اک بیٹا ہی تیرا — جو ہوگا ایک دن محبوب میرا

کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا

بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

ہفت روزہ اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

بدر

نمبر ۳۴ — یوم پنجشنبہ - مورخہ ۴ - نومبر ۱۹۲۰ء - یوم پنجشنبہ — جلد ۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ بخیریت ہیں۔

خاکسار ایڈیٹر فاروق سامانہ سے بخیریت تمام فائز المرام ۳۱ اکتوبر کو واپس آیا یہ پرچہ بوجہ سفر سامانہ ایک دن دیر سے شائع کیا گیا ہے۔

ضرورت ہے۔ دارالامان میں احمدی معماروں اور احمدی مستریوں اور احمدی دھوبیوں کی ضرورت ہے جنکے لئے کام بہت ہیں۔ قادیان میں جو لوگ رہنا چاہتے ہیں انکے لئے یہ موقع بہت اچھا ہے۔ اگر کوئی آنا چاہیں تو دفتر فاروق سے خط و کتابت کریں۔

مبارکباد

مبارک صد مبارک ہو تجھے اے یوسفِ ثانی
ترے دورِ خلافت میں بڑھے انوار رحمانی
نظر آتی ہے شانِ حق تری شکل و شمائل میں
نہ کیونکر شغل ہو ہر دم مرا تیری ثنا خوانی
مقدر ہے ترے ہاتھوں پہ غلبہ دینِ احمدؐ کا
مٹائیگا تو ہی آخر جہاں سے مکر شیطانی
خدا نے خود تجھے بخشی خلافت اپنی قدرت کی
کہ جس سے ہو گیا ثابت ہی تو ہی قدرتِ ثانی
ترے ہی دم کی برکت سے مٹیگا کفر دنیا سے
خبر مدت سے ہمکو دے چکی ہی وحی ربانی
بھلا کہٹکا تجھے کیوں ہو کسی قزاق و راہزن کا
فرشتے جبکہ کرتے ہیں تری در کی نگہبانی
ترے در کی گدائی میں مزہ ہے بادشاہی کا
وہ کیا جانے نہیں دیکھی یہ جسنے شکل نورانی
رہیگا گھر ترا آباد اب روزِ قیامت تک
نصیب دشمناں ہوگی تباہی اور پریشانی
وراثت ملگئی تجھکو محمدؐ اور احمدؐ کی
خدا نے فضل سے کرلی تری منظور قربانی
بنا آخر کیا تو نے خدا کے گھر کو لندن میں
کہ ابراہیم کا فرزند تو ہی ہے مرے جانی
خدا جاری کریگا چشمۂ توحید اس گھر سے
جو پیاسے ہیں پینگے جا کے زم زم کا وہاں پانی
یقیں ہے جلد ہوں گے آکے اب اسلام میں داخل
ہزاروں سالکے مشرک یہودی اور نصرانی
پرستش ابن مریم کی مٹیگی ساری دنیا سے
رہیگا لب پہ نام قادر و قیوم صمدانی

(نظام الدین مہاجر قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امریکہ کی چٹھی

درخواستِ دعاء از امریکہ

نخدمت برادرانِ کرام ومحبانِ صادق

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ !

آپ کو معلوم ہے کہ عاجز شکاگو میں آگیا ہے۔ جو اس ملک کا مرکزی اور بہت بڑا شہر ہے۔ آج تین ہفتہ سے زائد ہوا۔ تلاشِ مکان میں سرگرداں ہوں۔ تاحال کوئی موزوں مکان نہیں ملا۔ اسواسطے تحریکِ دعا کے لئے یہ عریضہ لکھتا ہوں۔ اور بذریعہ اخبار بھیجتا ہوں جب سے آیا ہوں طبیعت بھی چنداں علیل رہی ہے۔ نزلہ کھانسی وغیرہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم واحسان پر امید اور بھروسہ رکھتا ہوں۔ کہ بہت جلد عمدہ مکان انشاء اللہ مل جائیگا۔ اور غالباً اس خط کے ہندوستان پہنچنے اور اخبار میں چھپنے سے بہت قبل ملیگا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت علم ماضی اور مستقبل سب پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اس ازلی ابدی قدیم خدا کی حکومت زمانہ اور مادہ اور روح ہر شے پر ہے۔ یہ ہمارا ایمان ہے۔ وہ جانتا ہے کہ میرے دردِ دل سے دعائیں کرنیوالے اسکے حضور فریادی ہوئے والے ہیں۔ اسواسطے پہلے سے اُن دعاؤں کی قبولیت دکھاتا ہے۔ مَیں نے بارہا تجربہ کیا تھا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں کوئی عریضہ دعاء کیلئے لکھتا اسکی قبولیت اسی تحریر کے وقت سے نمایاں ہونے لگتی۔ اس سفر کے تجارب میں سے ایک میرا تجربہ یہ ہے کہ جب کبھی کسی حالت مرض اور تکلیف میں حضرت خلیفۂ ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عاجز نے خط لکھا۔ خط کے روانہ ہوتے ہی مشکل کشائی اور صحت شروع ہوگئی۔ لہذا یہ درخواست بھی اول حضرت کے حضور اور بعد میں بذریعہ اخبار اپنے پیارے دوستوں کی خدمت میں پہنچاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو جزائے خیر دے اور دینی دنیوی نعمتوں سے بہرہ ور کرے۔ والسلام

۱۰ ستمبر ۱۹۲۰ء عاجز محمد صادق عفا اللہ

3873 ELLIS AVENUE

Chicago Ill

U. S. America

کیفیت مناظرہ سامانہ

گذشتہ پرچہ فاروق میں یہ اطلاع شائع ہوچکی ہے کہ خاکسار ایڈیٹر فاروق سامانہ میں آریہ سماج کے ساتھ مباحثہ کیلئے جاتا ہے۔ اسکے مطابق ۲۴۔ اکتوبر کو ہمراہی اخویم مولوی محفوظ الحق صاحب (مولوی فاضل) اور برادرم منشی فضل حسین صاحب ودیارتھی بعد نماز ظہر دارالامان سے روانہ ہوکر ۲۵ اکتوبر کو ۴ بجے بعد دوپہر کے قریب سامانہ پہونچا جاتے ہی معلوم ہوا کہ آریہ سماج سامانہ کے سکرٹری کے بعارضہ نمونیا مبتلا ہوکر فوت ہونیسے جلسہ سماج درہم برہم ہوگیا ہے۔ سکرٹری سماج ایک نوجوان جوشیلہ آریہ تھا جسکے ناکام مرنیکا ہمکو بھی افسوس ہوا۔ مگر مصلحت الٰہی ہی چارہ نہیں۔ سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ سامانہ ممبران سماج کے پاس گئے اور رقعہ بھی لکھکر بھیجا کہ حسب قرارداد باہمی بعد طے شرائط وغیرہ کل ۲۶ اکتوبر تاریخ مناظرہ مقرر ہے ہماری مناظرہ مبلغ آگئے ہیں۔ صبح کو مناظرہ شروع کیا جائے۔ تو آریہ سماج سالانہ نے مناظرہ سے معذوری کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ بوجہ فوت ہوجانے سکرٹری آریہ سماج کے ہم مناظرہ کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور ہمارے ایڈیٹک واپس ہوگئے ہیں۔ اس معذوری کو سنکر سخت افسوس ہوا کہ اب کیا کیا جائے ناچار یہ سمجھ میں آیا کہ مہاشہ ستیہ دیو معروف غلام حیدر مرحوم کو جو آریوں کے بڑے مایہ ناز ایڈیٹک اور مناظر ہیں۔ اور سامانہ میں موجود ہیں۔ لکھا جائے کہ وہ ہم سے مناظرہ کرے۔ چنانچہ انکو رقعہ لکھا گیا جسکے جواب میں زبانی طور پر ستیہ دیو مذکور نے کہلا بھیجا کہ میں صبح کو میرپور خیر میں جاؤنگا اسوقت اگر تبادلہ خیالات چاہیں تو میں آسکتا ہوں اوس نے خدا جانے کیا سوچکر یہ اقرار کیا تھا مگر خدا کے فضل سے ہم نے انکو اجازت دی کہ وہ رات کو ہی آکر ہم سے گفتگو کرلیں۔ چنانچہ ۱۰ بجے شب کے ہم نے اپنے جلسہ گاہ میں لوگوں کو اعلان کرکے جمع کرلیا اور ستیہ دیو صاحب کو بلایا گیا جنکے ساتھ ویدک دھرم کے عالمگیر ہونے پر اخویم مولوی عمر الدین صاحب شملوی نے (جو شملہ سے میری درخواست پر رخصت دیکر تشریف لائے تھے۔) ایک بجے شب تک گفتگو کی۔ بعد ازاں خاکسار ایڈیٹر فاروق پانچ منٹ کیلئے صدر جلسہ سے اجازت لیکر کچھ عرض کرنے اٹھا تھا۔ کہ مہاشہ ستیہ دیو میرے بولنے سے برہم ہوکر میدان مناظرہ سے بستہ اٹھا بھاگ گئے۔ مفصل روئداد سکرٹری صاحب انجمن سامانہ لکھکر بھیجدینگے تو شائع کردیجائیگی۔ احباب سامانہ نے جس خلوص اور محبت سے جلسہ کیا وہ قابل رشک تھا۔ سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ منشی فضل الرحمن صاحب برادرم مستری اللہ دیا و دیگر احباب تمام کاروبار بند کرکے تین روز تک اہتمام جلسہ ومہمانداری مہمانان میں لگے رہے۔ مہمان کافی تعداد میں آگئے تھے۔ خدا تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان مورخہ ۴ نومبر سنہ ۱۹۲۰ء

کلام الامام

از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقیقت البیعت۔ بہت لوگ بیعت کی حقیقت نہیں سمجھتے۔ اسلئے یاد رکھو کہ تم نے آج اللہ تعالیٰ کی جناب میں اپنے پچھلے گناہوں کا اقرار کر کے آئندہ کے لئے توبہ کی ہے۔ کہ کوئی گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ نہیں کرینگے۔ یہ وہ عہد اور اقرار ہے۔ جو تم نے میرے ہاتھ پر خدا تعالیٰ کے ساتھ کیا ہے اس لئے تمکو چاہیئے کہ اپنے اس اقرار اور عہد کے موافق جہانتک تمہاری سمجھ اور طاقت ہے گناہوں سے بچتے رہو۔ کیونکہ اس اقرار کی دو تاثیریں ہوتی ہیں یا تو آئندہ زندگی میں یہ فضل کا وارث بنا دیتا ہے۔ جبکہ وہ اپنے عہد پر قائم رہیگا۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق اسپر رحمت نازل کریگا۔ اور جب اس عہد اور اقرار کو توڑے گا تو پھر عذاب کا مستحق ہوگا۔ کیونکہ جب وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے عہد کو توڑتا ہے۔ تو گویا اللہ تعالیٰ کی توہین کرتا ہے دنیا میں دیکھ لو کہ جب ایک آدمی کسی سے کوئی اقرار کر کے اسے توڑتا ہے تو وہ جرم عہد شکنی کا مرتکب ہوتا ہے۔ اور سزا پاتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے ساتھ جو عہد کر کے توڑتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے حضور مجرم ٹھیرایا جاتا ہے اور اسے سزا ملتی ہے۔ پس آج کے جمعہ کے دن کا اقرار کہ ہم گناہوں سے بچتے رہینگے۔ بڑی بھاری بات ہے کیونکہ یا تو آج سے تمہارے لئے رحمت کی بنیاد پڑتی ہے یا عذاب کی اگر کوئی شخص محض خدا کے لئے ان ساری باتوں کو چھوڑتا ہے جو اسکی عادت میں ہیں۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور نارضامندی کا موجب ہیں تو وہ بڑی رحمت کا مستحق ہوتا ہے۔ عادت کا ٹوٹنا بہت ہی مشکل ہوتا ہے جیسے افیونی۔ شرابی۔ جھوٹ بولنے والے وغیرہ کو اپنی عادت کا چھوڑنا بہت ہی مشکل معلوم ہوتا ہے جب تک خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہو۔ یہ سہل کام نہیں ہے اسی طرح پر جب کوئی آدمی گناہ کرتا رہتا ہے اور ایک حصہ اسکی عمر کا اس گناہ میں گذر جاتا ہے تو جیسے ان نشے بازوں کو جو افیونی۔ چرسی بھنگی وغیرہ ہوتے ہیں اپنی عادت کے خلاف چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ گنہ گار کو بھی اپنی عادت سے باز آنا بہت ہی مشکل ہوتا ہے اور بدن دکھ اٹھائے وہ اس عادت کو چھوڑ نہیں سکتا لیکن اگر وہ دکھ اٹھا کر بھی اس بد عادت کو چھوڑنے کیلئے طیار ہو جاوے تو پھر وہ آرام بھی پاتا ہے ماسوا اسکے ایک اور مشکل یہ بھی ہوتی ہے کہ افیونی یا شرابی یا اور کسی قسم کا نشہ کھانیوالے کو تو اسکے گھر والے بھی پسند نہیں کرتے۔ اور چاہتے ہیں کہ وہ ان نشوں کو چھوڑ دے کیونکہ جسقدر وہ نشے میں غرق رہیگا اسیقدر معاش میں سست اور غافل ہوگا۔ اور یہی وجہ ہے کہ بیوی بچے والدین سب اس سے ناراض ہونگے۔ اور کوشش کرتے رہینگے کہ کسی طرح وہ ان نشوں سے باز آوے مگر بعض عادتیں اور گناہ اس قسم کے بھی ہوتے ہیں۔ کہ گھر والے اور کنبہ والے ان کے حامی ہو جاتے ہیں۔ مثلاً رشوت لینے والا اگر توبہ کرے اور رشوت سے باز آوے تو بیوی ناراض ہو گی والدین ناراض ہونگے۔ کیونکہ بظاہر ان کے مفاد اور آمدنی میں فرق آئیگا اور وہ کب گوارا کرینگے۔ کہ ایسا ہو۔ اس قسم کی صورتوں میں وہ اس کے گناہ کی عادتوں کے حامی اور معاون ہونگے ایسا ہی ایک زمیندار اپنے کاروبار کو چھوڑ کر جب نماز پڑھنے لگے۔ تو گھر والے کب پسند کرینگے۔ کہ وہ ہل چھوڑ دے۔ نمازیں لگا رہے وہ تو اسی ملامت کرینگے۔ یا جب وہ چاہیں گے کہ یہ روزہ رکھ کر سست ہو اور کام نہ کرے۔ اسی طرح پر چوری یا قمار بازی کی عادت رکھنے والے بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے گھر والے انکی حمایت کرتے ہیں۔ اور پھر ان کو ان عادتوں سے باز آنا اور بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ایک تو ان کا نفس ہی جو عادت کا خوگر وہ ہوتا ہے ان بدیوں کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔ پھر گھر والے بھی حامی ہوتے ہیں۔ اس لئے توبہ کرنا بہت ہی مشکل ہے۔ لیکن جو سچی توبہ اختیار کرتا ہے اسمیں کچھ شک نہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے بڑے فضلوں کا وارث بنتا ہے۔

آجکل طاعون کے سبب انسانوں کی زندگی بڑی مشکل اور خطرہ میں پڑی ہوئی ہے۔ اب یا انسان اس مشکل کو اختیار کرے جو گناہوں سے توبہ کرنیمیں ہے اور جو خدا کے فضل کا وارث بنا دیتی ہے یا اس مشکل کو اختیار کرے جو آخر تباہ کر دیتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عقلمند جانتا ہے کہ توبہ ہی بہتر ہے یہ مت سمجھو کہ فریب یا دغا سے کوئی رزق کما سکتا ہے رزق دینے والا اللہ ہی ہے۔ قرآن شریف میں وعدہ ہے کہ جو شخص توکل کریگا۔ اور متقی ہوگا اللہ تعالےٰ اسکو خود رزق دیگا۔ جیسے فرمایا من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزق من حیث لا یحتسب۔ یعنی جو شخص اللہ سے ڈر کر گناہ کو چھوڑ دیگا تو میں ہر ایک تنگی سے اسے نجات دونگا۔ اور اس کے لئے رزق کی ایسی راہ پیدا ہوگی اور ایسے طور سے اسکو رزق ملیگا کہ معلوم بھی نہ ہوگا کہ کہاں سے رزق آتا ہے۔ ایسا ہی دوسری جگہہ فرمایا ہو یتولی الصالحین جیسے ماں شیر خوار بچہ کی پرورش کرتی ہے اسطرح پر اللہ تعالےٰ اسکا تکفل کرتا ہے۔ پھر ایک جگہہ فرمایا ہے وفی السماء رزقکم وما توعدون تمہارا رزق اور جو کچھہ تمکو وعدہ دیا گیا ہے۔ آسمان میں ہے پھر اسکو تاکید کے ساتھہ ثابت کیا کہ فورب السماء والارض انہ الحق در حقیقت خدا تعالےٰ پر بھروسہ کرنا اور اس سے ڈر کر گناہوں سے بچنا ہی ایک ایسی چیز ہے جو اسکو ساری تنگیوں سے نجات بخشتی ہے جو خدا تعالیٰ کا بھروسہ چھوڑتا ہے۔ وہ درحقیقت اسکو مانتا ہی نہیں ہے۔ گناہوں سے بچنے کی اصل جڑ یہی ہے۔ کہ جب گناہ چھوڑتا ہے تو خدا تعالےٰ پر ایمان لاکر ہی چھوڑتا ہے مگر آج ایسا زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے ہاتھہ سے گناہ چھوڑنے والوں کی مدد کرتا ہے کیونکہ طاعون کا خوف بھی اصلاح کا باعث ہو رہا ہے یہ مت سمجھو کہ طاعون ایسی چیز ہے جو خدا تعالےٰ کے رحم کے خلاف ہے۔ نہیں ہرگز نہیں خدا تعالیٰ کی ذات رحمت سے بھری ہوئی ہے۔ اور اسکے حملے میں بھی دراصل رحمت ہی ہوتی ہے۔ ۳۰ لاکھہ کے قریب آدمی طاعون سے ہلاک ہو چکا ہے۔ مگر یہ سختی نہیں اگر خدا تعالیٰ ایسا نہ کرتا تو ہزاروں آدمیوں کو ہدایت کیسے ہوتی دنیا کی زندگی تو بہرحال گذر جاتی ہے شب تنور گذشت و شب سمور گذشت مگر اگلی زندگی کا فکر کرنا چاہیئے یہ تو خدا تعالےٰ کا فضل ہے کہ وہ سوئے ہوئے لوگوں کو طاعون کے تازیانہ سے بیدار کرنا چاہتا ہے یہ اسکی رحمت ہے جیسے باپ بعض اوقات بیٹے کو نیک چلن ہونے کیلئے مارتا ہے تو اسکی اصل غرض اصلاح ہوتی ہے اسی طرح خدا کی مار میں اصل رحمت ہے۔ ورنہ وہ فرماتا ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کا شکر کرو۔ تو وہ تمہیں عذاب دیکر کیا کریگا۔ پس جو لوگ بیعت کرتے ہیں انکو مناسب ہے کہ وہ سچی توبہ کریں۔ اسکے بغیر فائدہ نہیں ہے۔ کیونکہ اگر کوئی بازار سے شربت بنفشہ لے اور دراصل وہ نہ ہو تو اس سے کیا فائدہ ہوگا۔ اسیطرح جو نرے سڑے ہوئے لفظ ہی ہیں وہ زبان تک ہی آتے ہیں اوپر نہیں جاتے۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ اسی صورت میں بیعت کرانیوالے کو تو ثواب ہو جاتا ہے۔ مگر کرنیوالے کو نہیں پہنچتا یہ بھی یاد رکھو کہ بیعت کے معنے بھیڑ دینے کے ہیں اگر تم میں سے کوئی اپنا بیل بھیجے تو وہ پھر اسپر کیا حق رکھہ سکتا ہے جس نے لیا ہے وہ اُسے جس طرح چاہے کام میں لائے اسی طرح پر تمنے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں بھیجدیا ہے۔ اب جسکی بیعت کی اسکی مرضی پر چلنا ضروری ہوگا۔ اگر کچھہ اپنی مرضی کے موافق اور کچھہ اسکی باتیں مانو تو یہ بیعت کوئی فائدہ نہ دیگی۔ بلکہ نقصان ہوگا۔ خدا تعالےٰ ملی جلی بات تو تجھ پسند نہیں کرتا۔ وہ خلوص چاہتا ہے اس لئے اپنی طاقت کے موافق کوشش کرو۔ کہ صالح بنجاؤ۔ اپنی عورتوں کو بھی نصیحت کرو کہ وہ نمازیں پڑھیں۔ معمولی ایام کے سوا، جب کہ انہیں نماز معاف ہوتی ہے۔ کبھی نماز چھوڑنی نہیں چاہیئے۔ اسی طرح پر اپنے ہمسایوں کو بھی سکھاؤ اور غافل نہ رہو یہ بھی چاہیئے کہ اس بات کو کسی واقف کار سے معلوم کرو کہ خدا تعالےٰ نے جو اس سلسلہ کو قائم کیا ہے اس کی کیا غرض ہے؟ لوگوں نے خدا تعالےٰ کے دین کو بدل دیا ہے۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اسکو اصل حالت پر قائم کرے۔ آج اگر یہ کہا جاوے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اور ان کے فیوض اور برکات جاری ہیں آپ کی نبوت ابدی نبوت ہے اب کوئی نبی نہیں آسکتا۔ تو یہ سنکر ناراض ہوتے ہیں۔ مجھے تعجب ہوتا ہے کہ اگر کسی کے باپ کو گالی دیجائے تو وہ جوش میں آکر مرنے مارنے کو طیار ہو جاتا ہے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک اور توہین سنکر انکو غیرت نہیں آتی۔ اگر ہم ان مخالفوں کی پروا نہیں کرتے ہم یہی کہینگے کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو جیسے سب سے آخر پیدا کیا ہے ویسے ہی سب کمال آپکو دئے ہیں۔ کسی نبی میں کوئی صفت ایسی نہیں جو آپ میں موجود نہ ہو۔ آپ تمام فضائل کا مجموعہ ہیں۔ آپکے فیوض اور برکات برابر جاری ہیں۔ اور آپ زندہ نبی ہیں کیا تم قبول کر سکتے ہو کہ بہت سے مہمان موجود ہوں اور بہتوں کو تو عمدہ عمدہ کھانے پلاؤ وغیرہ دئے جائیں۔ اور کچھہ آدمی ایسے بیٹھے رہیں اور ان کو معمولی روٹی دیجاوے کیا وہ مہمان اس تفریق کو دیکھکر یہ نہ کہیگا کہ کاش میں نہ آتا۔ اب اسیطرح پر ایک لاکھہ چوبیس ہزار پیغمبر تو مر گیا پھر حضرت مسیح میں کیا خصوصیت تھی جو زندہ رہے؟ کیا ایسا اعتقاد رکھکر دوسرے نبیوں کی ہتک نہیں ہوتی؟ انکا دل کیوں ایسی توہین کو روا رکھتا ہے۔ ۹ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر تو صرف ۶۳ سال کی ہے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عیسیٰؑ مرنے ہی میں نہ آویں میں نہیں سمجھتا کہ حضرت عیسیٰؑ نے وہ کیا کام کیا ہے۔ جس کے بدلے یہ زندگی انہیں دیجاتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو یہ ارشاد ہو کہ قل رب زدنی علماً اور دوسری طرف زندگی کچھ بھی نہ ملے۔ آپ ساری دنیا کے لئے آئے اور ہمیشہ کیلئے آئے اور یہ حال ادھر مسیح ایک چھوٹی سی قوم کیلئے آئے بار بار حواری بھی وقت پر ساتھ نہ رہ سکے۔ اور یہ حالت کہ ابدی زندگی ان کے لئے تجویز کیجاوے! یہ سب بیہودہ باتیں ہیں۔ مخالف خواہ کچھ ہی کہیں اصل یہی ہے کہ جو حیات طیبہ آپؐ کو دی گئی ہے۔ وہ دوسرے کو نہیں ملی اور نہیں مل سکتی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جسقدر تعریف کیجاوے وہ کم ہے اگر کہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آسمان پر زندہ موجود ہیں تو سب سے پہلے ہم امنا کہتے ہیں مگر ان کی تو وہ حالت ہو رہی ہے

یکی بر سر شاخ و بن مے برید غرض
سعادت کے کل دروازے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کھلے ہیں"

الحکم نمبر ۱۳ جلد ۷ - ۱۰ اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۶

مسیح موعودؑ کا پیغام اپنی تمام جماعت کے نام

حضرت اقدس حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام کا وہ پیغام جو حضور نے تمام بنی نوع انسان کیلئے عموماً اور اپنی جماعت کے مردوں اور عورتوں کیلئے خصوصاً شائع فرمایا تھا جسکا ہر ایک احمدی کو ٹٹولنا سننا اور یاد رکھنا اور اسپر عمل کرنا ضروری ہے۔ علیحدہ چھاپکر شائع کر دیا ہے پس ہر ایک احمدی کو مرد ہو یا عورت اسکا پاس رکھنا ضروری ہے ایکروپیہ کی ۱۶ رسالے محصول ڈاک علاوہ فی نسخہ معہ محصول ڈاک ۴ر - منیجر فاروق انگلسی

قرآن کریم کے مقابلہ میں حدیث

گذشتہ سے پیوستہ

۲۱- فارسل معنا اخانا نکتل وانا لہ لحفظون ۱۳/۱۲ پس بھیج ساتھ ہمارے بھائی ہمارے کو میان کر دالا دین ہم اور تحقیق ہم واسطے اسکے البتہ نگہبان ہیں - (کیا یہاں انکا بھائی مراد نہیں ہے - کوئی اسکا ساتھی ہے اور کیا وہ بھائی انکا درجہ میں انسے کم تھا)

۲۲- قال لن ارسلہ معکم ۱۳/۴ کہا کہ ہرگز نہ بھیجونگا میں اسکو ساتھ تمہارے (یہاں ساتھ سے کون مراد ہے)

۲۳- للذین استجابوا لربھم الحسنیٰ ط لم یستجیبوا لہ لو ان لھم ما فی الارض جمیعاً ومثلہ معہ لافتدوا بہ ط ۳/۴ واسطے ان لوگوں کے کہ قبول کیا واسطے پروردگار اپنے کے نیکی ہے - اور جن لوگوں نے کہ نہ قبول کیا واسطے اوسکے اگر ہو واسطے اونکے جو کچھ کہ بیچ زمین کے اور مانند اوسکے ساتھ اوسکے البتہ بدلہ دیوینگے ساتھ اسکے (یہاں مثل سے کیا مراد ہے - اور کیا مثال میں وہ چیز پیش کیجاتی ہے - جو اسکے ہمرنگ ہم وصف وغیرہ وغیرہ نہ ہو - یا وہ جو اسکے عین شابہ ہو)

۲۴- فسجد الملئکۃ کلھم اجمعون ۵ الا ابلیس ط ابی ان یکون مع الساجدین ۵ قال یا ابلیس مالک الا تکون مع الساجدین ۴۴ پس سجدہ کیا فرشتوں سب نے اکٹھے مگر ابلیس نے نہ مانا یہ کہ ہو ساتھ سجدہ کرنیوالوں کے کہا اے ابلیس کیا ہے واسطے تیرے یہ کہ نہ ہوا تو ساتھ سجدہ کرنیوالوں کے (ان آیات میں دو دفعہ لفظ مع آیا ہے کیا یہاں سجدہ کرنیکے واسطے ابلیس کو حکم نہیں ہے کسی اور اسکے ساتھی کو ہے)

۲۵- ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون ۱۴/۲۲ تحقیق اللہ ساتھ ان لوگوں کے ہے کہ پرہیزگاری کرتے ہیں - اور وہ لوگ کہ وہ احسان کرتے ہیں - (کیا مولا کریم کیطرف سے انعام اور فضل اور برکات اور احسان وغیرہ انکے ساتھ نہیں ہیں - نعوذ باللہ اور کیطرف سے ہیں -)

۲۶- ذریت من حملنا مع نوح ۱۷ انہ کان عبداً مشکوراً ۱۸ اے اولاد ان لوگوں کی کہ چڑھائی تھی ہمنے ساتھ نوحؑ کے تحقیق وہ تھا بندہ شکر کرنیوالا - (کیا حضرت نوحؑ کے ساتھ جو لوگ تھے - وہ خود شکرگذار نہ تھے - کوئی اور ان کے ہمراہی تھے -)

۲۷- لا تجعل مع اللہ الٰھاً اٰخر فتقعد مذموماً مخذولاً ۲۲ امت مقرر کر ساتھ اللہ کے معبود اور پس بیٹھ رہیگا - تو مذمت کیا گیا ہلاک میں سونپا ہوا - (کیا یہاں معبود کا مقرر کرنا مولا کریم کے ساتھ نہیں ہے - کسی اور کے ساتھ ہے -)

۲۸- ولا تجعل مع اللہ الٰھاً اٰخر فتلقیٰ فی جھنم ملوماً مدحوراً ۱۵/۱۷ اور مت مقرر کر ساتھ اللہ کے معبود دوسرا پس ڈالا جاویگا بیچ دوزخ کے ملامت کیا ہوا راندا ہوا (کیا اس آیت میں بھی مولا کریم مراد نہیں ہے)

باقیدارد

خ یا ایھا الذین امنوا کلوا من طیبٰت ما رزقنٰکم واشکروا للہ ان کنتم ایاہ تعبدون ۲ تفسیر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اپنے مومن بندوں کو حکم دیا کہ وہ پاک رزق کھاویں - اللہ کا شکر ادا کریں - حلال کھانا سبب ہوتا ہے - دعا و عبادت قبول ہونیکا - جیسے کہ حرام کھانا قبول مذکور سے روک دیتا ہے - ابوہریرہ رضی اللہ عنہا مرفوعاً کہتے ہیں - اے لوگو اللہ پاک ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبول نہیں کرتا مگر پاک۔ اللہ نے حکم دیا مومنوں کو اس بات کا جو حکم دیا ہے رسولوں کو فرمایا ای رسولو کھاؤ طیبات عمل کرو۔ صالحات میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں۔ اسیطرح یہہ کہا۔ کہ اے ایمان والو کھاؤ طیبات جو ہمنے تمکو دیئے ہیں۔ پھر ذکر کیا ایک آدمی کا کہ وہ لمبا سفر کرتا ہے پریشان بال گرد آلودہ ہے دونو ہاتھہ طرف آسمان کے اٹھا کر یارب یارب کہتا ہے۔ حالانکہ اسکا کھانا حرام ہے۔ پینا حرام ہے۔ لباس حرام ہے۔ حرام سے پلا ہے۔ اسکی دعا کہاں سے قبول ہو۔ روایت کیا اسکو احمدؒ اور مسلمؒ اور ترمذیؒ نے۔ ۱۲۔ ابن کثیر۔ (اس آیت کی تفسیر سے صاف منعم علیہ اور مغضوب علیہ کی تعریف کا پتہ چل رہا ہے۔ کوئی ہے۔ جو سوچے)

لم وکذلک جعلنکم امت وسطا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا ۱½ اور اسیطرح سے کیا ہمنے تمکو امت بیچ کی یعنی بہتر تو کہ ہوتم گواہ اوپر لوگوں کے اور ہووے پیغمبر اوپر تمہارے گواہ۔ (تفسیر۔ ابو سعیدؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ بلائے جاوینگے نوح علیہ السلام۔ دن قیامت کو پھر انسے کہا جاویگا۔ کہ تم نے پہنچا دیا وہ کہینگے ہاں۔ انکی قوم بلائی جاویگی۔ انسے کہا جائیگا۔ کہ تمکو نوحؑ نے ہمارا حکم پہونچا دیا وہ لوگ کہینگے ہمارے پاس تو کوئی ڈر نیوالا نہیں آیا۔ ایک بھی تو نوحؑ سے کہینگے۔ کہ تمہارا گواہ کون ہے۔ وہ کہینگے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور انکی امت ہے فرمایا مطلب ہے اس آیت کا وکذالک جعلنکم امت وسطا الایتہ پھر فرمایا کہ وسط کہتے ہیں عدل کو پہنچے معتدل کو سو تم بلائے جاؤگے نوحؑ کے لئے گواہی بلاغ کی دوگے۔ میں تمپر گواہی دونگا روایت کیا اسکو احمدؒ اور بخاریؒ اور نسائی اور ابن ماجہ نے۔ ۱۲ سو جبکہ اس امت سے نجات آپکے منعم علیہ لوگ ہو ہی نہیں سکتے تو سابقہ نبیو پر گواہی کسطرح دیو مینگے کیا نعوذ باللہ مغضوب علیہ لوگ گواہی دیو مینگے۔)

کان الناس امت واحدۃ فبعث اللہ النبیین مبشرین ومنذرین ½ تھے لوگ امت ایک پس بھیجا اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو خوشخبری دینے والے اور ڈرانیوالے (تفسیر۔ یعنی اللہ تعالےٰ نے کتابیں اور بھیجے اسواسطے نہیں کہ ہر فرقے کو جدی راہ فرمائے۔ اللہ تعالےٰ کے یہاں سے سب کی ایک ہی راہ کا حکم ہے جس وقت اس راہ سے کسیطرف بچلے اللہ تعالےٰ نے نبی بھیجا کہ سمجھا دے اور کتاب بھیجی کہ اسپر چلے جاویں۔ پھر کتاب والے کتاب میں بچلے تب دوسری کتاب کی حاجت ہوئی۔ سب نبی اور سب کتابیں اسی ایک راہ کے قائم کرنیکو آئے ہیں۔ اسکی مثال جیسے تندرستی ایک ہے اور مرض بے شمار۔ جب ایک مرض پیدا ہوا۔ ایک دوا اور پرہیز اسکے موافق فرمایا جب دوسرا مرض پیدا ہوا دوسری دوا اور پرہیز اسکے موافق فرمایا۔ اب آخر کی کتاب میں ایسی راہ فرمائی کہ ہر مرض سے بچاؤ ہے یہ سب کے بدلے کفایت ہوئی۔ ۱۲ موضح القرآن۔

(اب اس زمانہ میں جبکہ ظہر الفساد فی البر والبحر ہو۔ اور تثلیث پرستی کا مرض عود کر آئے تو اس مرض کے علاج کیواسطے مولا کریم کی طرف سے ایک نبی مبعوث ہو کر آجاوے تو کچھہ تعجب کی بات نہیں۔ اور اگر مرض کا علاج وقت پر نہ کیا جاوے۔ تو بعد میں کرنیکا کیا فائدہ۔ بقول شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ

چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل
چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل

کنتم خیر امت اخرجت للناس ۳½ ہو تم بہتر امت جو نکالی گئی ہو واسطے لوگوں کے (کیا اس امت کو خیر امت ہونے کا فخر اسواسطے ملا ہے۔ کہ اسمیں سے منعم علیہ لوگ نہیں ہو سکتے۔ انصاف

انصاف ! انصاف !! انصاف

رسلا مبشرین ومنذرین لئلا یکون للناس علی اللہ حجت بعد الرسل ½ بھیجے پیغمبر خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے تو کہ نہ ہو واسطے لوگوں کے اوپر اللہ کے الزام بھیجے پیغمبروں کے (چنانچہ اس زمانہ میں بھی مولا کریم کی حجت پوری ہوئی۔ اب ماننا یا نہ ماننا آپ لوگوں کا فرض ہے)

لکن اللہ یشھد بما انزل الیک انزلہ بعلمہ والملئکۃ یشھدون ط وکفی باللہ شھیدا ۱½ لیکن اللہ شاہد ہی دیتا ہے۔ ساتھہ اس چیز کے کہ اتاری طرف تیرے اتاری اسکو ساتھہ علم اپنے کے اور فرشتے گواہی دیتے ہیں۔ اور کفایت ہے اللہ گواہی دینے والا۔ (تفسیر یعنی وحی ہر پیغمبر کو آتی رہی ہے کچھہ نیا کام نہیں ہے۔ پر اس کلام میں اللہ نے اپنا خاص علم اتارا۔ اور اللہ اس حق کو ظاہر کردیگا چنانچہ ظاہر ہوا۔ کہ جس قدر ہدایت اس نبی سے ہوئی۔ اور کسی سے نہ ہوئی۔ موضح قرآن کیا ہدایت کا اعلےٰ پیمانہ پر ہونے سے یہہ مراد ہے۔ کہ اس امت میں منعم علیہ لوگ نہ ہوں۔ کاش کہ یہہ لوگ خود اور تعصب کی پٹی آنکھوں سے اتار دیں۔ تو ان کو راہ حق نظر آجاوے۔ محمد حسین از علیین

پھر سن لو

فاروق کا وی پی سہ ماہی۔ داں کا اسٹاک ہمنے آپکو نقصان سے بچانیکے لئے نہیں کیا تاکہ آپ چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں اگر آپنے پرواہ نہ کی تو پھر ۳ر زاید آپکو دینے ہونگے۔ اگر وی پی کیا گیا۔

منیجر فاروق۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن کی چٹھی

چھ تازہ نو مسلم

فہرست نو مسلمین۔ گذشتہ رپورٹ کے بعد جن لوگوں نے دین حقہ اسلام قبول کیا ہے۔ انکے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

مسیحی نام	اسلامی نام	کیفیت
۱۔ کولنٹن لیناڈی لودیا	عائشہ	عالی خاندان شریف اور ایک فرنچ کونٹ کی بیوی ہیں پہلے رومن کیتھولک تھیں۔
۲۔ مس وکٹوریہ نارٹن	سلام	اس سعید خاتون کو اسلام سیکھنے اور تبلیغ کرنیکا شوق ہے۔
۳۔ مسٹر جیونز ٹرنر	عبدالرحیم	بوڑھے پنشنر شریف آدمی ہیں پورٹسمتھ میں رہتے ہیں
۴۔ مسز میری ایلیا علی	صفیہ	کارڈف میں ایک عرب کی بیوی ہیں
۵۔ مسز روز ورتن	رابعہ	صوفی مزاج بڑھیا ہے تمام دن مطالعہ کتب کا شوق ہے۔
۶۔ رالف والڈو ورتن	ناصر اللہ	بہن رابعہ کا ہونہار لڑکا ہے ماں کیطرح پڑھنے کا شائق ہے۔

عام حالات۔ مسجد احمدیہ لندن کی زمین خریدی جاچکی ہے عمارت کا کام انشاء اللہ جلد شروع ہوجائیگا۔

یتامیٰ کو سردی سے بچاؤ

کسی گذشتہ اشاعت میں ہم نے احمدی یتیم بچوں کی سرمائی پارچات لحاف وغیرہ کے لئے اپیل کی تھی۔ اور یقین تھا کہ ہمارے سابق بالخیرات احباب اس اپیل پر خاص توجہ فرماکر جلد سے جلد اپنے مرحوم احمدی بھائیوں کے یتیم بچوں کی ضروریات سرمائی پوری کر دینگے سردی دن بدن بڑھتی جاتی ہے۔ اور ان یتیموں کے پاس رات کو اوڑھنے کے لئے لحاف اور ان کے پہننے کیلئے ایک ایک روئیدار واسکٹ نہیں ہے اور نہ جوتہ و ٹوپی ہے۔ اور آپ صاحبان نے اسوقت تک مطلق پرواہ نہیں کی جسکا مجھے افسوس ہے۔ اب میں صرف یاد دہانی کرتا ہوا عرض پرداز ہوں کہ دیر کرنے کا وقت نہیں ہے۔ بہت جلد پندرہ جوتہ پندرہ واسکٹ پندرہ ٹوپی اور پندرہ لحاف عطا فرماکر ثواب حاصل کریں پرانے لحاف مگر کارآمد اگر عطا کریں تو وہ بھی آپ کی شفقت ہوگی۔ مگر جلد اس سامان کا انتظام کردو۔ سردی بہت ہوگئی ہے

خاکسار۔ قاسم علی ہتھم یتیم خانہ قادیان ضلع گورداسپور۔ پنجاب۔

فاروقی خضاب

اس خضاب کا ٹریڈ مارک (نشان) منارۃ المسیح رکھا گیا تھا۔ الحمد للہ کہ اس نشان کی برکت سے ہمارا خضاب مینار بلند پر پہنچ گیا۔ اور ہر روز اسکی تعریف کے خطوط سرٹیفکیٹ کے طور پر آنے لگے جنکو ہم رفتہ رفتہ ناظرین فاروق کیلئے شائع کرتے رہینگے۔ آج ہم ایک غیر احمدی خریدار کا خط شائع کرتے ہیں۔ اخبار ہمدم میں ہمارے خضاب کا اشتہار پڑھکر ایک شخص نے مندرجہ ذیل کارڈ ہمیں لکھا "جناب من تسلیم۔ مجھے پندرہ سال کے تجربہ نے یہ بتایا ہے کہ جسقدر خضاب ہیں وہ سب بیکار ہیں۔ اور ناممکن ہے کہ بلا عیب کے کوئی خضاب ہو۔ آپ خواہ مخواہ اپنی سچائی کو تاویلات سے کام میں لاتے ہیں۔ اور گنہگار مواخذہ دار خدا اور رسول کے ہوتے ہیں۔ اگر دنیا بھر کے اصحاب خضاب کی معاملہ میں حلف اٹھائیں ہرگز باور کرنیکے قابل نہیں ہیں۔ کیونکہ ہر شخص تجارت میں سبز باغ دکھاکر لوٹتا ہے چونکہ ہمارے دو ایک اصحاب آپ کے خضاب کو

آزمائشاً منگانا چاہتے ہیں۔ لہذا ایک شیشی خضاب فاروقی کی حسب ذیل پتہ سے وی پی بھیجدیجئے۔
سید ضامن علی رجسٹرار قانونگو تحصیل بہرشتان ضلع اٹاوہ ۲۔ اگست سنہ ۱۹۲۰ء کو مندرجہ ذیل کارڈ انکا آیا جو ہماری صداقت اور خضاب کی عمدگی کیلئے قابل قدر سرٹیفکیٹ ہے کیونکہ ایک ایسے تجربہ کار شخص نے جو پندرہ سال کے تجربہ سے اس نتیجہ پر پہونچا تھا کہ جسقدر خضاب ہیں۔ وہ سب بیکار ہیں۔ ہمارے خضاب کو اپنے پندرہ سالہ تجربہ کے خلاف، باکار پایا نیز جس شخص کا یہ یقین تھا کہ اگر دنیا بھر کے اصحاب خضاب کے معاملہ میں حلف اٹھائیں۔ ہرگز باور کرنیکے قابل نہیں ہیں۔ وہ شخص اپنے یقین کے خلاف ہمارے خضاب کے معاملہ میں بلا حلف ہی صداقت کی گواہی دیتا ہے۔ نہ صرف گواہی دیتا ہے۔ بلکہ ہمارے خضاب کی اشاعت میں کوشش کرتا ہے چنانچہ انکا دوسرا کارڈ یہ ہے۔

"جناب من تسلیم۔ ایک شیشی خضاب فاروقی حسب ذیل پتہ سے بھیجدیجئے۔ آپکے خضاب کی اشاعت کر رہا ہوں۔ دو شیشیاں میری معرفت ضلعدار نہرگنگ اچھلدہ نے منگائی تھیں۔ وہ غالباً بھیجدی ہونگی۔ ہمیشہ سچائی کی دوکانیں ترقی ہوتی ہے۔ سید ضامن علی رجسٹرار قانون گو بہرشتان ۲۳۔ اگست سنہ ۱۹۲۰ء۔

میں ناظرین فاروق سے درخواست کرتا ہوں کہ جو اصحاب فاروقی خضاب منگائیں۔ وہ بعد استعمال اسکے متعلق اپنی رائے ضرور خاکسار کے پاس ارسال کریں۔ قیمت ایک شیشی ایک اونس معہ برش ۱۲ار تین شیشی معہ ایک برش ۲ر چھ شیشی معہ ایک برش ۳ر محصول ڈاک معہ خرچ پیکنگ ۱۲ار یک شیشی ۶ر تین شیشی ۸ر چھ شیشی ۱۲ار

پتہ۔ عمر اینڈ برادر دار الفضل سٹریٹ فاروق منزل قادیان۔ دار الامان ضلع گورداسپور پنجاب۔

مجرب وامین طلب خضابین

۱۔ شربت فولاد۔ جو طاقت اور خون صالح پیدا کرتا ہے قوت ہاضمہ کو قوی کرتا ہے۔ اعضاء رئیسہ کو تقویت بخشتا ہے۔ فی بوتل کلاں ۳ر

۲۔ شربت قبض دفع۔ قبض کو رفع کرتا ہے۔ اور بلا کسی ضعف و کمزوری کے اجابت بافراغت روزانہ ہو جاتی ہے۔ کسی قسم کا ہیر پھیر نہیں فی بوتل کلاں ۳ر

۳۔ چٹنی۔ نہایت خوش ذائقہ ہے غذا کو ہضم کرتی اور اشتہا کو بڑھاتی ہے۔ فی سیر ۴ر

۴۔ بخار کی گولیاں۔ یہ گولیاں ہر قسم کے بخار کو دور کر کے خون کو صاف کرتی ہیں اور قبض نہیں ہونے دیتیں۔ فی درجن ۴ر

۵۔ حب قبض کشا۔ ہر قسم کے قبض کو دفع کرتی ہیں۔ اور بھوک لگاتی ہیں۔ فی درجن ۴ر

۶۔ علاوہ ازیں ایسے مایوس مریضوں کا جنکے اولاد نہیں ہوتی اور تمام عمر علاج کرتے گذر گئی۔ اور پھر ناکام رہے۔ خدا کے فضل سے اگر وہ میرا علاج شروع کر دیں۔ تو انشاء اللہ اوس قادر مطلق کے فضل سے اور مسیح موعودؑ کے صدقہ سے انکے گھر اولاد ہو گی۔ مفصل حالات لکھکر بھیجدیں۔ اونکا علاج کیا جائیگا۔ اور کامیابی خدا کے فضل و کرم سے ضرور ہو گی۔ خدا کی ذات سے ناامید ہونا مومن کی شان نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اس عاجز کے تیار کردہ شربت فولاد اور چٹنی کا استعمال فرمایا ہے ہر دو ادویات کو مفید پاکر ارشاد کیا ہے۔ کہ میری تیار کردہ ادویات کو حاجتمند احباب ضرور استعمال کریں۔ میں اور دوائیں بھی تیار کرتا ہوں۔ جنکی تفصیل مفصلہ ذیل پتہ سے خط و کتابت کرنیپر معلوم ہو سکتی ہے ادویات مندرجہ بالا سریع التاثیر اور مفید تر ہیں۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار

المشتہر حکیم۔ نور احمد احمدی اینڈ کو تاجنہ پٹینہ اگولا برار۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اور آپکے خلیفہ اول حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اول کا بتایا ہوا۔

سرمہ ممیرا اور سرمہ سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے۔ جو امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ جسنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا۔ اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے جس سے لوگ ہزاروں روپیہ کماتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شائع کیا۔ اور خدا کا شکر ہے۔ کہ بہت لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

میں اس سرمہ اور ممیرے کو ہمیشہ اسی نیت سے مشتہر کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعودؑ کا مصدقہ ہے اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفہ اولؓ کا تجویز کردہ ہے جو لوگ امراض چشم میں مبتلاء ہیں۔ یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں۔ وہ اس سرمہ کو استعمال کریں حضرت حکیم الامۃ نے اسکے متعلق فرمایا۔ برائے امراض چشم بسیار مفید است۔ یہ سرمہ دماغ۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سیاہ اور سرخی چشم اور ابتدائی موتیابند و دیگر امراض کیلئے مفید ہے قیمت سرمہ اول فتیولہ کا۔ اصلی ممیرا کی قیمت فتیولہ ۱۰ر یہ سرمہ جسکی آنکھیں دکھتی ہوں۔ انکے لئے بہت مفید ہے اور مجرب اور مقوی البصر ہے خصوصاً طلباء کیلئے سرمہ سلاجیت۔ محیط اعظم سے نقل کیا ہے جسکی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضا نافع صرع مشتی طعام قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء زردی رنگ و تنگی نفس و دق شیخوخیت فساد بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سدہ و گردہ و شانہ و سلسل البول و سیلان منی و بیوست و درد مفاصل کیلئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ خود بہ ہمراہ شیر بنوشند قیمت قسم اول فتیولہ ۱۰ر۔ المشتہر۔ احمد نور کابلی تاجر مہاجر قادیان پنجاب۔

(فاروق پریس قادیان میں باہتمام ایم قاسم علی پرنٹر و پبلشر چھپکر فاروق منزل سے شائع ہوا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah